الدرس الرابع
چوتھا درس

توحيد الأسماء والصفات
توحید اسماء وصفات

صفات باری تعالی کی مثال

اللہ تعالی کا فرمان ہے:﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ﴾ [المائدة:٦٤] "اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ تعالی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی، بلکہ اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے"۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لئے دو ہاتھ ثابت کئے ہیں جو خوب خرچ کرنے والے ہیں چنانچہ ہم پر واجب ہے کہ ہم ایمان لائیں کہ اللہ تعالی کے دو ہاتھ ہیں جو کہ عطا اور نعمتوں کے ساتھ کشادہ ہیں اور یہ بھی ہم پر فرض ہے کہ نہ تو دل میں ہم ان ہاتھوں کا تصور بنائیں اور نہ ہی زبان سے بولیں کہ وہ ہاتھ اس طرح کے ہیں اور نہ ہی مخلوق کے ہاتھوں کے ساتھ ان کی تشبیہ دیں۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:﴿ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴾ [الشُّورى:١١] "اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

توحید کی اس قسم کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالی کی ذات کے لئے ہر اس چیز کو ثابت کریں جس کو خود اللہ تعالی نے اپنی ذات کے لئے ثابت کیا ہے یا اس کے رسول ﷺ نے اللہ کے لئے ثابت کیا ہے اور ہر اس چیز کی نفی کریں جس کی اللہ اور اس کے رسول نے نفی کی ہے۔ اور تمام اسماء و صفات میں یہ اصول چلے گا کہ نہ تو معنی بدلا جائے، نہ مثال دی جائے، نہ کیفیت و شکل بیان ہو، اور نہ ہی معنی کا انکار ہو۔